رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل تضحیک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس جنس کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں گے۔ اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر نازاں اور مسخرہ پن ہے سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نہ جائیے۔ پرچہ کی بہتری پر دھیان دیجیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت ۔ مارکے کی اصابت پیداوار اور رعایت نکتہ چینی صحیح تاریخی واقعات اور پیداوار اصلاحات اخلاقی و سیاسی وغیرہ پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو بیشمار نہایت جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جاتی ہے۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ خطوط کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے بطور نمونہ کے ہر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ایک نمبر میں جتنے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب منشا مضامین ہوں لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے منشا و مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو تیسرے مہینے کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بغیر شناخت صلاحیت کے پرچہ ایک مشہور عام پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان سفت اگر ایسے ہیں کہ قیمت کا ادا کرنا انکو ممکن نہیں تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اسطرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ ہم معلوم نہیں کہ قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا مالداری یا تیمی کا واسطہ دینا خلاف مصلحت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکخانے والے صاحب ذمہ دار ہیں۔ یہاں سے ہم ہر پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار صاحب مینجر کے نام ضرور لکھتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارہا خریداروں کے درلفافے پر نیا پتہ نمبر غائب نہیں ہو سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاع خریدار کو دی جاتی ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو دو ہفتہ کی مہلت دی جاتی ہے اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جب مزید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی رقعے کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں خود اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق چندہ و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی اصلاح کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تحقیر ان میں نہ ہونا۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جوکہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

مضامین عبیر جلد ۱۲ نمبر ۱۱
۸ مارچ ۱۹۳۱ء

بیوہ نصیبن بنام جسٹس سلیمان

تبصرہ

(بقیہ ۲۵ فروری ۱۹۳۱ء)

ڈاکٹر صاحب! میرے بیان سے تمہیں ابھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہندوستان میں کسی ایسے قانون کا رواج عام ہے جو بچہ اٹھ جانے کے بعد بیوہ کے بالیوں کی حفاظت کر کے اور انہیں اس بات سے بچا سکے جیسی اس وقت بیوہ مالیاں تباہ ہیں۔ تم کو اطلاع ہے کہ ایک بچے قانون تمہارے ہاتھوں پر رکھا ہوا ہے اگر تم اپنی رائے ظاہر کرنے کے ساتھ ہی ایک مسودہ ایسے قانون کا بنا کر شائع کر دیتے تو شاید زیادہ مناسب ہوتا۔ ہم ابھی امید کرتے آزمانہ فرصت ہو بی بلیسرت کا سادہ انداب نہیں ہے۔

جو تمام بیوہ بچوں کا خواہ صورت ذات کر کے سمجھتا تھا اب تو بچہ اجل گئی ہے رفتہ رفتہ پھر گیا ہے اور جو شخص کو یکتا ہے کہ مردہ زیادہ وہ کار ہیں یا عورتیں اگر میں پھنسی ال عورتوں کی بیماری زیادہ تر انکے شوہروں کی ناجائز کمائی سے وابستہ ہے! اس طرح کہ مرض وہ تم زیادہ کر کے مول رہتے ہیں مگر بیوہ عورتوں کے سر منڈھ دیتے ہیں۔ مردوں کی اصلاح مردوں کا چال چلن درست ہونے سے پہلے جو بیرسٹری کر رہا تھا معاف اخلاقی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں میں بھی غریب عورتوں کو مبتلا کر دے گا اور اس کی سی صحت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا جس کی نشاندہی تم نے ان الفاظ میں کی ہے۔

"واقعہ یہ ہے کہ ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اگر ملک بیماریاں ہو جاتی ہیں ان کا اثر اولاد پر پڑ کر نسل کو بیمار بنا دیتا ہے"۔

کیا تمہیں ترجیح ہے کہ مردوں کی صحت کی شکایت اخلاقی حالت سب سے زیادہ ہوگی جو ہمارے مردوں کی گرمی سے لگتی ہے اور بیماریوں سے متعدی تعلیم ہو جائیگی اس میں تنازعہ تاحال ازدواجی میں بیان ہے اپنی داد وہ جنس کی اصلاح کے ذریعہ اخلاقی اور شرعی قانون کی پابندی کر لی گئی ہے سپاہی اس تعلیم بیہ وہاں کی تقاضا کر ہوا ہے مقدس کا شمار کر جو جمہور سے کچھ لوگ ایسی نہیں ہوتے رہتے ہیں۔ تو ہم ہم سکتا کہ ہمارے ہاں ابھی سے امر کہ سب تجارت اب ہے کوئی تمہاری فرصتی کے لیے تمہارا دامن بچا نہیں سکتا تھا تم ترجیح جو اور خوب جانتے ہو کہ کسی قانون کی پابندی کا رواج نہیں ہوتی۔ تم خود ہی اپنی جنس کی ہولناک تباہی کا رونا رو رہے ہو اور اس کے بعد ہم سکتے ہو کہ کس بداخلاقی تعلیم میں تم ترجیح سے قتاب خوش رنگ کر پڑ گیا یہ عقل و اخلاق کے اعتبار سے صحیح ہے؟

آزمانہ مشرقی کہ جو الزام مردوں پر کام کرتا تھا بھگڑے ہو کر آج اس سے زیادہ الزام مردوں پر قائم ہوتا ہے کیا ہمارے صبر کا اثر؟

میں نے سید الشائخ کی حکایت میں اس موقع پر گائے کا دعوی بیان کر دیا ہے جو عورتوں پر مردوں کو ترجیح دیتا تھا سید الشائخ نے اپنے جواب میں اس دلیل سے فائدہ نہیں اٹھایا کہ زنا فعل ہے اور عورت منفعل۔ وہ کنواری عورت تھی اور گلے زمانے کی عورت۔ انفعال فعل کا محتاج ہے۔ انفعال فعل کی آرزو تو رکھتا ہے مگر فعل کی طرف از خود نہیں بڑھتا اسی کا نام شرم ہے۔ اور یہ اسی کی حمایت کرتا ہے۔ فعل کی طرف سے پہلے چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے اور اسکے بعد انفعال میں بے تابی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ قابو سے باہر ہونے لگتا ہے۔ یہ حالت اصل انکے رکھ رکھاؤ کے خلاف ہے اس وجہ سے وہ ہیجان کے ساتھ ہی دفعتاً فعل کی شہزوری سے بچنا چاہتا ہے جو فعل (مرد) کو (یعنی مرد کو) پھر اس خود داری کا کوئی لحاظ کرنے کے بعد وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔ یہ ایک فطری تقاضا ہے اور شیخ کے جیسے کنوارا ہو گیا۔ وہ دوسری عورت

عورتوں کی اکثر نسل پر جو عمل ہے جو تم سب کو شائستگی نہیں ہوتا تھا کہ انفعال مشتاق ہو جائے لیکن بیخود فعال خشتہ ہوتا ہے اور انفعال بھرپور۔ آزادی ہر ہیجان انفعال میں اشتیاق کی آگ ہر راہ پر کانپ اٹھی مزاحمت۔ انفعال ہو تو یہ اتفاق میں عمل کی کر جاتا تھا دوسرے اور سب سے پہلے میں شامل ہو جاتا ہے اور ہر ایک عمل کی شکل میں ختم ہو جاتی ہے تھوڑے تھوڑے فرق کیساتھ انفعال کا یہی تقاضا ہے خواہ وہ بیوہ ہو خواہ۔ اس فرق کو پیش کئے ہوا نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے جیسی ترقی کا تقاضا ہے جانے مردوں میں گے بڑی فواحش۔

وہ تمام مرد سے جو عورت کے ساتھ زبردستی کرتے ہیں تمہاری عدالت میں اگر آئے ہونگے تم نے دیکھا مقدمہ بھی ضرور ہے ہونگے جن میں عورت مرد نے نفرت کرلی ہے مرد اسکے ساتھ دست درازی کرتا۔ انجام کار مرد یہ ہوا کہ بیٹا اور شراب پی کے ایک فعل کرتا ہے اس دن وہ لڑکے باوجود بھی حالت کا پیٹ پھول جاتا ہے جب کا نام ہے اختیار اور دوسرے مجبوری۔ سیاں بی بی یا عاشق معشوق کی پہلی پہل یا پیار خاص ہی ہے۔ جو شرم کی نوبت آ جاتی ہے تو انفعال مزاحمت کرتے ہیں۔ انفعالی مزاحمت کے دور ہو جانے کا نقاب ہے کہ آزادی۔ عرب زمانے کی قوموں میں بھی جب زنا ہوا ایک دو اچھل اچھل پیا یا جانے لگا تھا ہر اس قسم کے لوگ سمجھے گئے کہ مرد اور عورت کا بولی دامن کا ساتھ ہے اور عورتیں مردوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں۔ اس دور میں مردوں کی جو شیطانی تھی اس وجہ سے برکت ہوئی انجام وہ ہوا جو آج ہم دیکھتے ہو۔ یہ قانون تھا کہ اگر نہا کے گئی اور عورت جسک نہ کی اپنی کے تعلق ودوسرے رہے۔ تو خود ہی قائل ہوکہ مغربی ہیں۔ ... مگر یہی لوگ وہ ہیں جو اصلیت محسوس کرتے ہیں کہ بہائی ہے اور ہوگیا۔ یہ کیا تعجب ہے اگر کوئی شخص ہندوستانی ہی اتنا قدم کرے کہ مغربی عورت انکی مستورات کو ننگے۔ یہ بات بھی کوئی تعجب ہوئی نہیں کہ روشن خیال مغرب یورپ کا ملک ہے اور ہندوستان کا

چھ صاحب بنارسی حقہ یا عطر والوں کے دوکان اصیح پتے حافظ سیتا محمد رفیع صاحب بنارسی کلکتہ دیکھئے ۔ اگر کوئی اس جگہ سے عطر خرید کر نفع تب کریگا وہ نفع بھی کریگا۔

طلبہ ہندوستانیوں کے کام ہرگز نہیں آ سکتا ہے بعینہ یہی یورپ والوں کے نزدیک [illegible] اٹھانے کے قابل ہیں اور جو ہندوستانی یورپ کی سیر کر آئے ہیں وہ بھی اس بات [illegible] کے جلد میں مبتلا ہیں کی بابت نہیں [illegible] لوگوں کی طرح [illegible] ہو گئی ہے اب ہر دوا کا کوئی دستور پسند نہیں نہ ایشیائی نہ یورپی کسی دستور [illegible] نظر آتی ہے۔ یہ اپنی عقل کے اعتبار سے کوئی طرز یا رواج یا قانون اٹھانے کے قابل نہیں۔ جو کچھ ہے [illegible] کا کفر ہے۔ چلو ہم سب [illegible] زندگانی نے لگا [illegible] اگر کوئی قانون بنا یا بھی گیا تو وہ آدمی کے حق [illegible] ایک [illegible] رشتے دیا سلائی کی [illegible]۔

یورپ کی عورتوں کی کہانیاں دیکھ کے یہاں لوگوں کے منہ میں پانی بھر آتا ہے گو یہیں یورپ کی تقلید ہونے والی ہے۔ وہ عنقریب نکاح بیاہ کی قید سے بھی آزاد ہونے والا ہے۔ لہٰذا یہاں کی چال اختیار کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ نکاح بیاہ کی قید میں بھی آگے چل کے نہیں خامیاں نظر آئیں گی اور وہ ختم کرنی پڑیں گی۔ مسلمان عورت جو پردے کی [illegible] ختم ہو جاتا [illegible] علیٰ [illegible] بھی صبر کرتی۔

تم نے چار کے کاندھوں پر چڑھ کے گھر گھر ڈولی کرنے والیوں کی مذمت کی ہے مجھے بھی یہ روش پسند نہیں۔ تم مجلس کی پردے کو مستقل سمجھتے ہو۔ میں بھی بڑھتے ہوئے افلاس کو دیکھ کے اس تجویز کو مانتی ہوں۔ [illegible] ان کچھ لوگوں میں کمار ہو جائیں گے ڈیوڑھی [illegible]۔ اس وقت [illegible] ہو جائے گی۔ کمار گر جغتائی صاحب کا اصل مطلب یہی ہے وہ عورت کو کسب کی زینت بنانا چاہتے ہیں ہوا خلاق نکلتا ہے۔

ہندوستان میں عورت اخلاق کا زیور اور صورت کی زینت ہے۔ یورپ میں عورت کی ظاہری عزت تو ہے کہ وہ مرد اس کے لیے [illegible] کرتا ہے [illegible] ڈبل [illegible] جیسے تاشے کا [illegible] ہوتے ہیں [illegible] لیتا ہے مگر اصلی عزت خاک نہیں۔ عورت کا حسن کی کہانیوں میں [illegible] ڈھیل پڑ جاتی ہے اس وقت وہ [illegible] کی نگاہوں سے گر جاتی ہے۔ مسلمان [illegible]

جوانی دیوانی کے عالم تک رہتا ہے عورت خود [illegible] میں [illegible] نگاہوں کے [illegible] گر جاتی ہے۔ آسے آرام ہو جاتے اور اس کی [illegible] جلدی کرنے کا [illegible] شوق [illegible] ہوتا ہے وہ اس کی جوانی کی [illegible] سمجھا جاتا ہے وہ ہر [illegible]

نزل حسن ہے وہ خوش کا کرتے جاتے ہیں
[illegible]

بھلا اس سے زیادہ ایک عورت کی بے عزتی اور کیا ہوگی۔ برخلاف اس کے یہاں [illegible] ہوئے [illegible] عزت [illegible] ہیں [illegible] بات کی [illegible] ہندوستانی گھرانے میں بڑی بوڑھی عورت [illegible] حاکم ہوتی ہے۔ بڑی بی [illegible] کہتے ہیں [illegible] عیش [illegible] کی عورتیں بھی اس لالچ [illegible] کہ [illegible] جوان رہیں [illegible] چالیس [illegible] قرب [illegible] چلو [illegible] وہاں کی [illegible] دونا [illegible] یہاں [illegible] سے محروم ہیں۔ خدا نے ہر چیز کی بناوٹ اس کے مزاج اور [illegible] کے مطابق بنائی ہے [illegible] دینے والا قدرت کو بیوقوف بناتا [illegible] نہیں وہ نقصان [illegible] ہوتی ہے۔ جہاں [illegible] تھی وہاں [illegible] وہاں [illegible] گیا [illegible] لیے [illegible] صاحبزادے [illegible] دکھائے۔ [illegible] عورتوں کے [illegible] بنائے گئے ہیں یہ نرم ہوتے ہیں [illegible]

حصہ زیادہ [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] وہ اس [illegible] ہے۔ غیر [illegible] دوسری طرف [illegible] گی۔

دوسری بات یہ کہ [illegible] آگے [illegible] نہیں تو عقل [illegible] ہے۔

زمانہ جو [illegible] ایک بانکپن پائے؟
جوبن جلدی رخصت ہو جائے گا اور [illegible] گا؟

گر جائے گی۔ بڑھیا بازاروں کی زبان [illegible] رہتا ہے۔

جوبن تھے جب جب [illegible]
جوبن [illegible] گنوانے [illegible] بات اب کہے!

ایسے بچوں کو قدرتی غذا [illegible] پیدا ہو جاتی ہیں [illegible] کے سر ہے۔

تیسرے جب وقت آ گیا اور بی صاحب بڑھاپے کے [illegible] سال کے [illegible] ہوگئیں تو سارا وقت بناوٹ میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کی پوشاک کے [illegible] کی شکن [illegible] طرح ظاہر [illegible] چہرے کی جھریاں [illegible] چھپاتیاں ہیں۔ [illegible] اجرت لے کے [illegible] درست کرتی ہیں [illegible] ادا کرنے کی توفیق نہیں وہ [illegible] دینا شروع کرتی ہیں [illegible] ہے اور [illegible] چہرہ کے شکن [illegible] جیسے تیزاب لگاتی ہیں [illegible] گال [illegible] جاتے ہیں۔ [illegible] عیب ہے کہ [illegible] اسے چھپانے [illegible] اکیلا [illegible] کیوں؟ وہ آدمی ہے جس نے جوانی کے [illegible]

مورداس تدریجی زوال کے دیکھنے کا عادی ہو چکا ہے جہاں کی تمام خوبیاں اسی کے استعمال سے گمشدہ ہو گئیں۔ وہ تمام خوبیاں جن سے سو برس پیشتر جنہیں انھیں ہر ج سے علاوہ زوال سے کبھی رکھا اور کے بیچ نئی نئی پوشاکوں اور زیورات کی بھی تلاش رہتی ہے جو خوبصورت بھی ہیں۔ سیکڑوں خوبصورت لے بی بی کی تقدیر گڑی کے جس میں دان بھی دی۔ بہرے میں خاندان کا گھر اجڑا یا مگر نصیحت بھی گھر جن کے سوسائٹی کی فرق عادات کی وجہ سے خاندان کی کمی ہم نے بجا دیں۔

چونکہ یہ کیا آخر شی کا پیدا ہو گیا آخر کب تک بھی ہندوستان کی عورت فاک میں مل گئی اسی ہم صاحب بلیغ کے بیچ میں سے درختوں سے ہی ہمارا آج کی چیز گھرے اسی باتوں جنہیں لکھا ہے گیا کرنی جوانی کی بہار دیکھنے والے خود بھی ختم ہو گئے جوانی اور گرد نصیحت ہے کہ ادب کے پوتے ہیں جو جوان ہیں

تحصیل سب آمارہ [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

برگاہ مدعی نے [illegible]

[illegible]

آج بتاریخ [illegible] ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم [illegible]

پھر گریوں کو چاہئے کی نگاہوں میں اللہ موجود ہے خدا نے جوانی عطا فرمائی ہے حاصل یہ سب کچھ کیوں گناہ گاری اور خادہ کرے، ہم تو ہمارا ان عورتوں کا حال جنہیں جوان جہان پھر کر ان سے نصیحت اور فن کرنے لگے ہو تیار اوسیاں جھرے ہوئے، انکے تنے کی درستی ہو گئی ہیں وہ ان گڑیوں کو بنا سنوار کے جلسوں میں لے جاتی ہیں کہ ان کے طفیل میں جوانوں سے بات چیت کا موقع مل جائے بات دوسری سفارش کے امید اور بڑے جوانی تعلیم اور کرتے ہیں

یہ تمام جوانی مقصد بربادی ہے

تاکہ دلکش رہیں مقصد اپنی پوشاک کا تمام

مقصد ہے مجھ کو بڑھیا ٹنا ہوگی میں نزول ایک پیسے کی اس خیال کو ایک خاطر نے یوں ظاہر کیا ہے

لطف سے ہر جوانی میں ہے صورت شعر نو

مات ہی بہر تو ہے لیکن دلوں میں ہم ہے

اسی لطف کی عادت نے بڑھا ہے تب ایک طفل

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۹ء

[illegible]

بنام

[illegible]

برگاہ مدعی نے [illegible]

[illegible]

آج بتاریخ [illegible] ماہ اپریل ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم [illegible]

ندی کا کنارہ بھاتا ہے۔ وہ چلی سڑک کے کنارے آبا جی کے بیٹھتی تھی اور جیسے ہی ادھر سے کوئی کوئی خوبصورت جوان گزرا بجٹ گنگنانے لگی کہ وہ میاں دو شہدی ابا جی ہے خدا کے بے گردیں اٹھا کہ وہ ہو سامنے بھری ہے وہاں تک پھر نظارہ کو ہوگا میاں اللہ تمہیں ہمیشہ جوان رکھے۔ اے لو چلے آتے ہیں بیٹے بابا اسکی مٹھائی کہاں ہے

(باقی آئندہ)

راقم —

برادر حسین

فن احمق سازی در اخبار بازی

مولانا شیخ کا مشہور قول ہے کہ

جوانمرد و رعایا بانی است عقلش رفتہ باد

[illegible] احمق سازی [illegible] ہندوستان [illegible] بھی ضرور ہے [illegible] جیسے حصر نہیں کرتے کہ تمام دنیا کی فہرست پہلے [illegible] نظر ڈالنی پڑے گی یہ [illegible] الاعلان [illegible]

[illegible] الشعراء ابو الکرم

[illegible] تاریخ مقرر تسبت تصفیہ دفتر [illegible] انسداد نیلام

(آرڈر ۲۱ - ۲۰ - ۱۹۲۹ء)

[illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۹ء

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

آج بتاریخ [illegible] ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

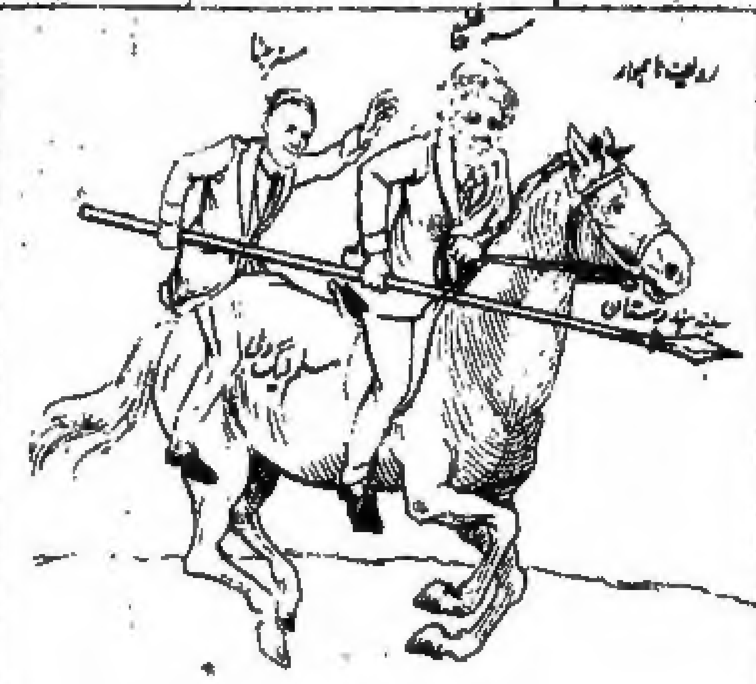
مہر عدالت — دستخط [illegible] مہر عدالت

بے وقوفوں کو اپنا مال نہ کھلاؤ مگر عقلمندوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ بے وقوفوں کا مال نہ کھاؤ وجہ یہ ہے کہ دنیا کی حماقت پسندی کے کمالات عقلمند بے وقوفوں کا جیب سے بھی قدر زیادہ دیکھتے ہیں عقلمندی سے ہاتھ دھوئے اور احمق بھی اپنی دوسرے کی عقل پر چھا رہے۔ جنہیں کھانے پینے کی طرف سے اطمینان ہوتا ہے ان کا دل خوشیاں منانے کا ذوق آرزو رہتا ہے خواہ مخواہ کی خوشی میں حماقت کے اچھے اسباب صاف نظر آتے ہیں لیکن مقبول حماقت وسفاہت کا دوسرا نام ہوا۔ ممکن نہیں کہ دولت گھر میں آئے اور سفاہت ساتھ نہ لائے۔ غریب اور مفلس بھی بے وقوف ہوتے ہیں اور وہ بھی اپنی حقیر پونجی کبھی کبھی حماقت کی نذر کردیتے ہیں مگر وہ حماقت لطیف اور نظر ہوتی ہے نذر عرفہ نہیں ہوتی مفلسوں کا تذکرہ اس وجہ سے فضول ہے کہ ان کا دل ہی ٹھکانے نہیں ہوتا۔ نہ ہنسی خوشی کی آرزو نہ دھوم دھڑکے کی پاس ہے

ہنس سکے کیا کوئی اور کیا رو سکے
دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہو سکے

لیکن احمق ساز عقلمندوں کو مفلس یا معقول ہے بھی کمائی دل جاتا ہے وارث عقل کے پالا رہتے چاہئیں کیا کام کی چیز ہے۔ جیسے انداز حماقت جیا ترقی پاتی ہے ایسے ہی اول عقل تمام کرتی جاتی ہے۔ ماں کی طرز تعلیم ہے زر کشی کا جزو اعظم ہے زیادہ

نظر آتا ہے کہ گیا ہم اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے کہ مرد کشی کا آل ہے نہ ما شمولی اور سنا نمود کی کل جزو ہے۔ حماقت اور اعمال کا مروج تعلیم حماقت عمیا لگا دیا سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج حماقت کا جتنا عروج ہندوستان میں حاصل ہے یہ روئے دنیا میں اور کہیں نہیں۔ ہندوستانیوں کو احمق بنانا غلطہ اس لئے بھی غلطی کرتے ہیں اور ہندوستانی احمق سازوں کی بھی ملک میں کمی نہیں۔ بیرونی احمق سازوں کا رونا اگر لیں بہت رو چکے مگر



عارضی اتحاد مائل بسقوط

= اے بھائی میں گرا!

= اس چوٹ لگے کی کہ تمہارے ہونٹوں میں جو محفوظ ہے ۔ چل میرے گھوڑے!

احمقوں کے سامنے روٹی اور اپنا عقل کا گھونسا پر رکھ کے لیے رہتے ہیں۔ جب ہاتھ سے کوئی چیز اپنی حماقت کے چلتوں کھو جاتی ہے تو گرہ آتا ہے اسی سے نصیحت کی گئی ہے کہ "تھوڑا مال ما دانکہ ... رسماں چیست۔ یعنی تمہیں اس چیز پر رنج کرنا حق نہیں جسکے تلف ہونے کی علت خود تمہاری ذات ہے اس حکم میں عقلمندوں کا رونا داخل ہے حسرت میں گناہوں پر ندامت کے آنسو بہانا شامل ہے۔

الف لیلہ میں ایک حکایت ہے کہ ایک سوداگر امیرزادہ سنتقل کی تلاش میں پھرتا پھرتا ایک کانے بڈھے سے ملا۔ کانا بہت مدت سے منتظر راہ میں بیٹھے اور انہوں نے اس سے کہا میاں صاحبزادے عاقل کی کہ گئے اس نے اور کہا اچھے میاں ٹھہرتے ہو وہ آئے اپنے ہمراہ لے گئے صحرا میں ایک عالیشان مکان استادانی تھی جب ہم پہنچے بوڑھے میاں نے کہا سنو صاحبزادے ہم کانے اس گھر میں بیٹھے ہیں مال و دولت کی جو سے پاس کمی نہیں۔ تم ہمارے گھر کے مختار ہو سب کچھ حضرت کرو کھاؤ پیو اور آرام کرو مگر شرط ہے تمہارا کام یہ ہے کہ ہم روز ہمارے کھانے پینے کا انتظام کرتے رہو ہم جاتے قبول کریں گے جیسا اپنے لگے۔ ہمیں ... دیا رہ روزوں تک ... رہنا منظور نہیں جب عدم آیا ... اسوقت ... اور مکان تمہارا ہے مگر ایک شرط ہے کہ پابندی تم پر لازم ہوگی یعنی ہمارے کا سر میں دخل مت دینا۔ امیرزادے نے شوق میں کہا یہ بھی کوئی فرض ہے جو دخل دوں اس نے شرط منظور کرلی۔ دن بھر اس نے مکان کی درستی اور طعام کا انتظام کیا شام کو دشتی کی ایک پہر رات گزرنے کے بعد ہم کانے بڈھے ریش سفید اپنی جگہ سے اٹھے ایک کوٹھری کا دروازہ کھولا جس میں سیاہ فرش بچھا ہوا تھا بیچ میں شمع رکھی اور لگے ہو ہو کرکے رونے مد مقابل دونوں نے ہچکیاں بندھ گئیں غش کھا کر گرے اور صبح تک اسی طرح پڑے رہے۔ امیرزادہ ...



کفر و ایمان - ایمان کفر

مُلّا :- نقش خوب است در گو بیاویزد و ہمہ ہماں سے کفرم چہ زیاں دارد گر نیک سرانجام

مسٹر :- تو ہم برو و براخواں سے ایماں بچہ کار آید گر راندہ درگاہ ہم

گھسڈ کی قمیص اندرونی دکانوں کی کے کام سے مستورات کے کپڑے بناتیں ہوں تو حافظ سیتا محمد شفیع صاحب باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں۔



گل صبح بجوئے بر آشفت و بریخت
یا باد صبا حکایتے گفت و بریخت

بد عہدی دہر بیں کہ در چند ہیں روز
سرمایہ و غنچہ گرد و بشگفت و بریخت

اگر آپ خوش رنگ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہیں تو ... سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجئے۔ بہار باغ نا پائدار ہے۔ ...

کر دیا تھا وہ خبر ہی نہ ہوا ہو گا۔ روتے روتے ایک ایک کو گھر جو ہاتھی تھے وہ بھی ہوا ہو گا مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ ہر مہینے کی چاندرات کو ایک بڑھا معمر آدمی کا یا سپوت نے کہ چل دیا تھا اور سا سی ماتم کر کے میں دفن کر دیا جاتا تھا۔ پانچ مہینے میں پانچ لاش روانہ ہوئے صرف دو شخص باقی۔ اصغر بیگ امیرزادہ کو نظر رکھا تھا یا مجھ پر بڑے کی روانگی کے بعد چھوٹے صاحب نے اطلاع دی کہ اب آئندہ ایک ہفتہ بھی روانہ ہو جائے گا۔ یہاں صاحبزادے دیکھو اس کوٹھری میں جا ہر ہے اس میں اشرفیاں رکھی ہیں جو یہ ہیں۔ یہ مکان تمہارا ہے یہ باغ تمہارا ہے۔ بعد مرگ تم اس ماتم کرو۔ مجھے بھی دفن کر دینا مگر ایک وصیت یاد رکھو شہر اور اس مکان میں جو تہہ خانہ ہے اسے کبھی نہ کھولنا۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ وقت گیا آخر ایک مہینے کا وقفہ ہی کیا۔ صبح سے شام اور شام سے صبح ہوتے ہوتے وہ بھی گزر گیا اور چاندرات آگئی تو آخری کو بھی چل بسا۔ صاحبزادے نے وصیت پر عمل کیا تجہیز و تکفین سے فراغت کے بعد وسعت پائی کے بعد وہ نہایت آسائش سے عمر بسر کرنے لگا۔ ایک مدت میں آ گیا کہ تہہ خانہ کو تو دیکھنا چاہئے۔ آخر اس کو بھی چھپانا ہے چکے دیکھیں اس میں ہے کیا۔ بہرحال مصلحت میں مباحثہ ہوا آخر مصلحت کو شکست ہوئی اور انہوں نے

نامرے کے صاحبزادے نے قفل پر ہتھوڑی لگائی۔ قفل مصلحت ٹوٹا اور شامت کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ تاریک تھا مگر قندیلان کی آگ مشعل سامان ہوئی۔ نیچے اترے تو معلوم ہوا کہ یہ ایک راستہ ہے۔ اور لمبا تھا۔ آگے بڑھے بہت دور سوئی کے ناکے برابر ایک سوراخ دکھائی دیا جس میں سے روشنی کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ یہ برابر بڑھتے گئے قریب شام اس سرنگ کے دہانے پر پہنچے۔ جہاں میں جا کر آنکھ کھولی دیکھا تو ایک دریا کے کنارے گھاٹ کے سنگی زینے پر کھڑے ہیں۔ دریا لہریں لے رہا ہے چھوٹی چھوٹی کشتیاں بڑی کا ہوتی ہیں اور خوبصورت حوران عورتیں تفریح کر رہی ہیں۔ ان کے جھرمٹ میں ایک حسن و دانست کا جواب جس کی آراستگی دوسری کشتیوں سے زیادہ تھا سیر خیمہ بنے ہوئے نالیاں کو بچا کر ایک نہایت حسین شہزادی کا دل بہلا رہا ہے۔ دونوں کی نگاہوں کی شست ایسی مشق کی تھا میں دل کی ہنگی جیسی دوسرے پرا کچلے اور وہ بھی بسم اللہ مجرنٹو دور سے وہ دونوں کشتی پر بیٹھے دوسرے کنارے پر جا گئے۔ جب آنکھوں نے دیکھا کہ یہاں کوئی چیز شکر لیس طرح بھی حرمت اتر جا کر بھی ہو نسیب۔ شہزادی نے کہا کہ آپ گھبرائیے نہیں آج سے آپ ہی اس مقام کے مالک ہیں انشاء اللہ

میں ہی کنیز ناچیز ہوں عمر بھر خدمتگزاری کرونگی سال میں ایک ہفتے کے واسطے حرم کی خدمت میں جاتی ہوں باقی روز و شب یہیں قیام رہتا ہے۔ غرض دونوں کو محبت ہوئی۔ سال بھر تک جام و دل آرام سے صبح و شام رہا۔ ایک بار شہزادی حسب معمول حرم کی خدمت میں روانہ ہوئی چلتے وقت وصیت کی کہ یہ چھوٹے دل بہلائیے سات گھر پڑا ہے جو کی آج ہی کے دن یہاں آ جائے گی۔ فراق کا زمانہ بات کہتے کٹ جائیگا پھر وہی دن ہو گا وہی رات ہو گی مگر اپنے خدا کو مان کے سامنے والی کوٹھری کا دروازہ نہ کھولئے گا ورنہ پھر قیامت میں ملاقات ہو گی۔ وہ سمجھا بجھا کے چل دی۔ یہاں حرص مخالفت نے رنگ دکھائی وہ تین دن دل پر جبر کیا آخر خاطر بے پرواہ چوتھے دن کوٹھری کا قفل کھول ڈالا۔ گھوڑے کا جھٹکا آیا دروازہ وا ہوا۔ کہ ایک نورانی پیکر کا نازنین مرد تھا ان کو پکڑ کے تم یہاں آئے تھا اور اس نے کنیزیاں کو گھیر کر کے انہیں دیکھا پھر نا کے پیچھے در رحمت سمٹا کے آنکھ ہل اور ان کے وہ پہلو کھسک کر بیٹھ گئے یہ دیکھ کر گھوڑا نہایت خالق ہے چلو سیر کریں گھوڑا جب تک کوٹھری کے اندر تھا کمری تھا باہر نکلتے ہی شہبر ہوا قفل کے نیچے سے یہ نکلے اور الطاف روانہ ہے چرخ جہاں جیسے کہ زل مدنس عراق و حجاز سے ہوائی جو دنیا پر میں طوفان کے بلند اڑ جائے۔ ایک جھٹکا کے دی یہاں امیرزادے اس گھاٹ پر اتار دیئے جہاں سے گزرا تھا۔ طلسم البتہ گھوڑے نے چلتے وقت حرص کی دونوں آنکھوں میں سے ایک پر دم سے ایسی چوٹ کی کہ وہ آپ سے آپ ہو گیا۔ امیرزادہ صاحب کا قول ہے کہ اس وقت سے آج تک چہ پرواز سے کھچتے کی طرح بندہ بھی ماتم کرتا ہوں روتا ہے۔ تا قریب قبر اپنے پیچھے کھو دیتا ہے۔ گزرے ہو نے سے کیا ہوگا اگر نہیں ہندوستانی دل شعل بھی نہ سمجھیں گے تو جس حالت کا کیا بگاڑ لیجئے از دست رفتہ عیش کا ماتم ہے سو دل ہاں ماتم اپنی حماقت کا ہے جس نے کانا بنا کے بھی بٹھا دیا چھوڑا۔ مناسب ہے کہ ایک پیوں سی ہے تو دوسری پیر ہاتھ دیکھیں کیا سبق کی آج چل اتوار ساری کا دوبارہ

دشمن اہل تحریک نے ... [illegible] ... اہل قلم ... [illegible]

[illegible] ... احمق سازوں ... [illegible] ... احمق سازی کی ... [illegible] ... اخبار بازوں ... ہندوستان میں ... [illegible] ... اخبار بازوں نے ... احمق سازی کی ... [illegible] ... افغانستان کا ... احمق سازی کے ... [illegible]

نہیں تو تنہا ہے ... افغانستان میں ایک شخص بھی ایسا ... [illegible] ... احمق ... [illegible] ... نادر خاں ... [illegible] ... احمق سازی ... [illegible] ... شہریار غازی کے ... [illegible] ... کابل کا ... [illegible] ... افغان قوم ... [illegible]

تک خدا ... [illegible] ... امان اللہ ... [illegible] ... احمق سازی ... [illegible] ... شہریار غازی کی ... [illegible] ... احمق سازی ... [illegible]

... [illegible] ... احمق سازی سے ... [illegible] ... احمق سازی ... [illegible]

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ اپنے حسب منشا پانچ سوال نفع نقصان ترکہ کی اولاد ترقی تبدیلی عورت محبت وغیرہ کے متعلق تحریر کریں ہم ان کا جواب بذریعہ رمل و نجوم ... ہدایات کے ساتھ ... [illegible] ... حاصل کریں۔

المشتہر

پروفیسر آزاد ... [illegible]

شرطیہ علاج! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!!

مجلدات اودھ پنچ ... [illegible]

[illegible] ... مضامین ... [illegible]

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ